تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار   لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

ہفت روزہ ندائے خلافت لاہور

جلد نمبر4 شمارہ نمبر25 | 14 تا 20 محرم الحرام 1416ھ | 15 تا 22 جون 95ء | خبرنامہ شعبہ نشرواشاعت تنظیم اسلامی پاکستان | قیمت فی شمارہ : ایک روپیہ

دار المطالعہ 13/6/95

مملکت خداداد پاکستان کے سر پر کراچی اور کشمیر کی تلوار لٹک رہی ہے۔

امت مسلمہ عنقریب کڑے امتحان سے گزرنے والی ہے۔

پوری انسانیت عادلانہ نظام کی متلاشی ہے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد

اسلام آباد (پ۔ ر) امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا کہ امت مسلمہ عنقریب اپنے اعمال کے سبب بہت بڑے کڑے امتحان سے گزرنے والی ہے۔

وہ آج ہوٹل ایمبیسڈر اسلام آباد میں "انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک ریسرچ" کے زیر اہتمام سیمینار سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ اس وقت بحیثیت مجموعی یہود و نصاریٰ کے شکنجے میں جکڑی جا چکی ہے۔ شمالی افریقہ اور عالم عرب تو اس گٹھ جوڑ کے مقابلے میں مزاحمت ترک کر کے گویا سجدہ ریز ہو چکا ہے' جب کہ ایران اور پاکستان اب نیو ورلڈ آرڈر کی ہٹ لسٹ پر ہیں اور دونوں کے گرد گھیرا تنگ کیا جا چکا ہے۔ سردست کوشش ہو رہی ہے کہ کسی درجے نرمی اور ڈانٹ ڈپٹ سے اپنے مقاصد حاصل کر لئے جائیں لیکن جونہی ضرورت محسوس ہوئی آخری وار کرنے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔ پاکستان کے سر پر پہلے ہی کراچی اور کشمیر کی شکل میں تلوار لٹک رہی ہے بلکہ لٹکا دی گئی ہے۔

انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ عادل ہے وہ کسی پر ظلم نہیں کرتا۔ امت مسلمہ نے خود ہی اپنے مقصد وجود سے انحراف کی روش اختیار کر رکھی ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی پٹائی کے لئے مغضوب قوم کو مامور کر دیا ہے۔ یہود جو کہ نیو ورلڈ آرڈر کے اصل خالق ہیں' امت مسلمہ کو بالکلیہ ختم کرنے کے منصوبے کے ساتھ مسلسل آگے بڑھ رہے ہیں اور بظاہر حالات ان کے موافق نظر آتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ اس امت کو آزمائشوں کے کچھ جھٹکے دے کر ابھی سنبھلنے کا موقع دے رہا ہے کہ شاید یہ اپنا بھولا ہوا سبق یاد کر کے پھر سے قرآن کو ہاتھ میں لے کر پوری دنیا میں کلمہ حق کو سربلند کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ نبی اکرم ؐ نے جہاں دجال کی فتنہ انگیزیوں کی خبر دی ہے وہیں اس امت کے دوبارہ برتر ہونے کی بھی خبر دی ہے۔ بالآخر یہود نامراد ہوں گے۔ ہمیں چاہئے کہ قرآن کو تھامیں' اجتماعی توبہ کریں اور غلبہ اسلام کے لئے محمدیؐ طریق کار پر کاربند ہو جائیں۔

☆☆☆

(پ۔ ر) امیر تنظیم اسلامی جناب ڈاکٹر اسرار احمد نے کہا انسانوں کے کرتوتوں کے سبب بر بحر میں فساد رونما ہو چکا ہے تاکہ اللہ ان کے کئے کا نتیجہ انہیں دکھائے۔ وہ ماڈل ٹاؤن ہمک اسلام آباد میں اجتماع جمعہ سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا اس وقت وطن عزیز جن بیرونی واندرونی گھمبیر مسائل میں گھرا ہوا ہے اس کی واحد وجہ ہماری وہ اجتماعی بد عہدی ہے جو ہم مسلسل نصف صدی سے اللہ تعالیٰ سے کرتے چلے آ رہے ہیں۔ ہم نے یہ ملک اسلام کی سربلندی کے لئے اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر مانگا تھا لیکن اس عرصے میں اور تو سب کچھ ہوا لیکن غلبہ اسلام ہی نہیں ہوا۔

انہوں نے کہا کہ اسلام جب بھی غالب ہو گا حقیقی طریق محمدیؐ پر چل کر ہی ہو گا۔ کوئی شارٹ کٹ اس معاملے میں ہرگز مفید ثابت نہیں ہو سکتا' خواہ وہ الیکشن کی راہ ہو یا کلاشنکوف کی راہ۔

انہوں نے کہا کہ انقلاب محمدیؐ کی بنیاکم ازکم اتنے افراد کی اجتماعی توبہ اور ذاتی زندگی میں اصلاح کی روش سے بنے گی جتنی تعداد اس ہدف کی کامیابی کے لئے ضروری ہے اگر افراد نہیں بدلیں گے انقلاب نہیں آسکتا۔ انہوں نے کہا کہ عالم انسانیت عدل پر مبنی کسی نظام کی منتظر ہے لیکن ہم خود ان کی راہ میں آڑے بنے ہوئے ہیں۔ ہم نہ تو خود دین پر عمل پیرا ہو رہے ہیں اور نہ ہی اسے قائم کر کے دوسروں کی قبولیت کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

☆☆☆

مدیر ندائے خلافت جناب اقتدار احمد مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون

تنظیم اسلامی کے رفقاء کی طرف سے اقتدار احمد (مرحوم) کی صحافتی اور دینی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا گیا۔

اقتدار احمد ہر معاملے میں میرے ساتھی اور مددگار تھے۔ ڈاکٹر اسرار احمد

وہ اللہ کے مقبول بندوں میں سے تھے

لاہور (نامہ نگار) 6ر جون۔ ہفت روزہ ندائے خلافت کے مدیر جناب اقتدار احمد کا مختصر علالت کے بعد منگل کی صبح پونے تین بجے انتقال ہو گیا۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کی بڑی تعداد کے علاوہ مختلف جماعتوں اور شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے نمایاں افراد نے مرحوم کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ جماعت اسلامی کے نائب امراء خرم مراد اور چوہدری اسلم سلیمی' مولانا عبدالمالک' اقبال اکیڈمی کے سابق چیئرمین پروفیسر مرزا محمد منور' اردو ڈائجسٹ کے ایڈیٹر الطاف حسن قریشی' صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی' ہفت روزہ زندگی کے ایڈیٹر جناب مجیب الرحمن شامی' جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری نے بھی ان کی نماز جنازہ میں شرکت کی۔ انہیں ماڈل ٹاؤن کے قبرستان میں اپنے بیٹے اور داماد کے پہلو میں دفن کر دیا گیا۔ تنظیم اسلامی کے رفقاء کی جانب سے اقتدار احمد (مرحوم) کی طویل' پر خلوص صحافتی اور دینی خدمات کو سراہتے ہوئے انہیں خراج عقیدت پیش کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کو اپنے فضل خاص سے نواز کر ان کی خطاؤں سے درگزر کرے اور انہیں جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین۔

اقتدار احمد متقی انسان ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم ادیب بھی تھے۔ جنرل محمد حسین انصاری

لاہور ۶ر جون۔ ہفت روزہ "ندائے خلافت" کے چیف ایڈیٹر جناب اقتدار احمد کی اچانک وفات پر جنرل محمد حسین انصاری نے دلی دکھ کا اظہار کرتے ہوئے ان کی شاندار دینی وصحافتی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔ مرحوم متقی انسان ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب قلم ادیب بھی تھے۔ مرحوم اقتدار احمد لاہور سے ہفت روزہ "ندا" کے نام سے رسالہ نکال کر صحافتی' دینی اور سیاسی حلقوں میں منفرد پہچان کی علامت بن گئے تھے۔ ندائے خلافت بھی انہی کی زیر ادارت شائع ہوتا رہا۔ اللہ رب العزت انہیں اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ندائے خلافت کے مدیر اقتدار احمد مرحوم کا سفر آخرت امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد اپنے بھائی' قریبی ساتھی اور گہرے دوست کی نماز جنازہ کی امامت کے لئے صف بندی کے منتظر ہیں

اقتدار احمد اسلام کے عظیم سپوت تھے۔ نعیم اختر عدنان

لاہور (نامہ نگار) ندائے خلافت کے مدیر اقتدار احمد اسلام کے عظیم سپوت تھے جنہوں نے اپنی تمام تر صلاحیتیں اللہ کے دین کے غلبے اور سربلندی کے لئے وقف کئے رکھیں۔ مرحوم ایک کہنہ مشق صحافی اور بے باک دانشور تھے۔ نعیم اختر عدنان نے اپنے تعزیتی بیان میں ان کی گراں قدر خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ مرحوم اقتدار احمد نے "ندا" کا اجراء کر کے صحافتی وسیاسی حلقوں سے زبردست داد پائی۔ تنظیم اسلامی کے انقلابی فکر کو ملک میں عام کرنے میں ان کے قلم کو بڑا دخل حاصل ہے۔ اقتدار احمد صرف ایک صحافی ہی نہیں تھے بلکہ وہ ایک ماہر نقاد بھی تھے۔ امیر تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ اور دیگر عزیز واقارب کو اس عظیم نقصان پر صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆☆

مبتدی تربیت گاہ

(نامہ نگار) تنظیم اسلامی کے مرکزی دفتر گڑھی شاہو لاہور میں 30 جون سے 6 جولائی تک ہفت روزہ تربیت گاہ منعقد ہو گی۔ وہ رفقاء جنہوں نے ابھی تک کسی مبتدی تربیت گاہ میں شرکت نہیں کی وہ اس موقع سے لازماً فائدہ اٹھائیں۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

اداریہ

محرم الحرام 1416

جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

دس روز قبل 30 ذوالحج 1415 قمری سال کا آخری دن تھا اور اگلے روز یکم محرم الحرام سے نئے سال 1416 کا آغاز ہوا۔ یہ دونوں مہینے امت مسلمہ کے لئے عمومی اہمیت جب کہ پاکستانی قوم کے لئے خصوصی اہمیت کے حامل ہیں اس لئے کہ ہم اپنے ماضی سے رشتہ جوڑے رکھنے میں نسبتاً زیادہ فعال ہیں۔ ان دونوں مہینوں میں ہمیں اسلامی تاریخ کے مطالعے کا بار بار موقع ملا' ہم نے اکابرین کے شاندار کارناموں پر غور کیا' ان کے عمل سے رہنمائی حاصل کی اور ان کی خدمت میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے اپنے جذبہ ایمانی کو اجاگر کیا۔ 10 ذوالحج کو ہر مسلمان نے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اللہ رب العزت کے حضور بے مثل فرمانبرداری کی یاد کو تازہ کیا۔ کسی نے مناسک حج ادا کرتے ہوئے' کسی نے جانور کی قربانی دے کر' کسی نے باواز بلند تسبیح پڑھ کر' کسی نے قربانی کا گوشت وصول کرتے ہوئے اور کسی نے عید الاضحیٰ کی تصاویر دیکھ کر۔ علماء کرام نے فلسفہ قربانی کو بطریق احسن بیان کیا۔ اخبارات نے بھی خوش اسلوبی سے اس اہم موضوع پر روشنی ڈالی۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے لئے یہ بہت بڑی آزمائش تھی۔ جب وہ اور ان کے گھر والے تمام آزمائشوں میں پورے اترے تو اللہ تعالیٰ نے ان کے عمل کی پیروی کو تاقیامت لازم قرار دے دیا۔ ارشاد ربانی ہے "جب ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں میں آزمایا اور وہ ان سب میں پورا اترا تو اس نے کہا میں تجھے سب لوگوں کا پیشوا بنانے والا ہوں"۔ "اور لوگوں کو حکم دیا تھا کہ ابراہیم جہاں عبادت کے لئے کھڑا ہوتا ہے اس مقام کو مستقل جائے نماز بنالو"۔ "بے شک صفا اور مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں۔ تو جو شخص خانہ کعبہ کا حج یا عمرہ کرے اس پر کچھ گناہ نہیں کہ دونوں کا طواف کرے۔" "آخر کو جب ان دونوں نے سر تسلیم خم کر دیا اور ابراہیم نے بیٹے کو ماتھے کے بل گرا دیا اور ہم نے ندا دی کہ اے ابراہیم تو نے خواب سچ کر دکھایا۔ ہم نیکی کرنے والوں کو ایسی ہی جزا دیتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک عظیم قربانی فدیے میں دے کر اس بچے کو چھڑا لیا اور اس کی تعریف و توصیف ہمیشہ کے لئے بعد کی نسلوں میں چھوڑ دی"۔ (القرآن۔ البقرہ 124' 125' 158' الصفت 103۔108)۔ اس عظیم واقعہ کی یاد سے ابھی ہمارے دل سرشار تھے کہ تاریخ نے آٹھ ہی روز بعد یعنی 18 ذوالحج کو حضرت عثمان ذوالنورین ؓ کی شہادت کی یاد دلادی۔ یہ حادثہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ سوم کے لئے بہت بڑی آزمائش تھی۔ سیدنا عثمان ؓ پر بلوائیوں نے محاصرے کے دوران پچاس دن پانی بند رکھتے ہوئے جو ظلم ڈھایا وہ اپنی جگہ لیکن آپ ؓ نے جس قوت برداشت' تحمل اور صبر کا مظاہرہ کیا وہ رہتی دنیا تک امت مسلمہ کے رہنماؤں کے لئے روشنی کا مینار ہے۔ آپ ؓ نے مسلمانوں کے مابین خونریزی کے مقابلے میں ہر تکلیف حتیٰ کہ اپنی جان دینا قبول فرمایا۔ متعدد صحابہ کرام ؓ اصرار کرتے رہے کہ جناب عثمان ؓ اجازت دیں تو بلوائیوں سے نمٹ لیا جائے مگر آپ ؓ نے یہ کہہ کر اجازت نہ دی کہ وہ کسی قیمت پر کسی مسلمان کا خون گرایا جانا پسند نہیں کرتے۔ بالاخر بلوائیوں نے یہ مطالبہ کر دیا کہ حضرت عثمان ؓ خلافت سے دست بردار ہو جائیں۔ آپ ؓ نے جواب دیا "ایسا نہیں ہو سکتا کیونکہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے حکم دیا تھا کہ جو کرتا اللہ تعالیٰ مجھے پہنائے گا میں اسے کبھی نہ اتاروں"۔ یہ تھا وہ صبر محض' یہ تھی تحمل و بردباری کی عظیم مثال' یہ تھا وسیع وعریض اسلامی ریاست کے خلیفہ المسلمین کا احساس ذمہ داری جو ہم سب کے لئے مشعل راہ ہے۔ ابھی ان دونوں عظیم واقعات سے ملنے والی رہنمائی ہمارے اذہان میں موجزن تھی کہ نئے سال کا آغاز ہوتے ہی یکم محرم نے خلیفہ دوم سیدنا عمر فاروق ؓ کی شہادت کی یاد تازہ کر دی۔ حضرت عمر ؓ کی عظمت کا اندازہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد ہی سے لگایا جا سکتا ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی آنا ہوتا تو عمر ؓ ہوتا"۔ شہادت سے ایک روز پہلے شام کے وقت ایک مجوسی ابو لولو فیروز نے سوال وجواب کے سلسلے میں 22 لاکھ مربع میل پر محیط اسلامی سلطنت کے فرمانروا خلیفہ المسلمین کو جان سے مار دینے کی دھمکی دی مگر نہ تو جناب عمر ؓ نے برا منایا' نہ ہی حفظ ماتقدم کا کوئی قانون حرکت میں آیا اور نہ ہی پولیس یا امن قائم کرنے کے ذمہ دار کسی ادارے نے اس مجوسی کو حراست میں لیا۔ جرم سرزد ہونے سے پہلے کیونکر کسی کو مورد الزام ٹھہرایا جا سکتا تھا۔ یہ تھی وہ اصول پسندی' یہ تھی وہ اصول نوازی جس نے اغیار کو بھی یہ کہنے پر مجبور کر دیا کہ اگر حضرت عمر ؓ کچھ عرصہ اور زندہ رہتے تو کرہ ارض پر شاید ہی کوئی ایسا علاقہ بچتا جہاں دین اسلام قبول نہ کیا گیا ہوتا۔ تاریخ کے اوراق پر زریں حروف میں لکھے ہوئے اس واقعہ کو کوئی چشم بصیرت میں لاکر اس پاکیزہ تصور کو اپنے شعور میں جگہ تو دے کہ عظیم اسلامی سلطنت والی خلیفہ المسلمین فاتح کی حیثیت سے یروشلم (بیت المقدس) میں اس صورت سے داخل ہو کہ اس کا خادم تو اونٹ پہ سوار ہو اور خلیفہ اونٹ کی نکیل تھامے پیدل چل رہا ہو اس لئے کہ آپس میں باری اس مرتبہ ایسے ہی تھی۔ ابھی مذکورہ بالا شاندار رہنمائی کے حامل تینوں واقعات سے موصولہ روشنی ہمارے سینوں کو منور کر رہی تھی کہ نو دن بعد تاریخ نے امام عالی مقام سیدنا حسین ؓ کی شہادت کی یاد تازہ کر دی۔ خانوادہ رسول ؐ سے جو ظالمانہ سلوک روا رکھا گیا وہ داستان خونچکاں اپنی جگہ لیکن جناب حسین ؓ نے اللہ' اس کے رسول ؐ اور جہاد فی سبیل اللہ کی محبت پر اپنی تمام محبتوں کو قربان کرتے ہوئے ثابت کر دکھایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے قائم کردہ نظام خلافت کے نفاذ اور اس کے تحفظ کی ذمہ داری امت مسلمہ کے ہر فرد پر عائد ہوتی ہے البتہ معاشرے میں جسے جتنا بلند مقام میسر ہو وہ اتنا ہی زیادہ ذمہ دار ہے۔ سنت رسول ؐ کی پیروی میں انہوں نے اس زریں اصول کا عملی نمونہ بھی پیش کر دیا کہ جہاد کا فیصلہ کرتے وقت رہبر قوم کو صف اول میں موجود رہنا ہو گا۔

یہ ہیں ہمارے ماضی کے درخشندہ باب' یہ ہیں قابل فخر مثالیں' یہ ہے روح افزا رہنمائی جو ہمیں مذکورہ دو ماہ کے دوران ان واقعات وحادثات کی یاد تازہ کرتے ہوئے نصیب ہوئی۔ البتہ یہ یادیں تو ہم ہر سال تازہ کرتے ہیں اور ہر بار روح بالیدہ ہوتی ہے۔ ایسا کرتے صدیاں گزر گئیں۔ گزشتہ نصف صدی میں بالخصوص جب سے پاکستان بنا ہم نے ان ایام کو دل لگی سے منایا۔ تو پھر ہم اپنے ہاں بھی کوئی مثبت تبدیلی نہ لا سکے۔ جس نظام کے نافذ کرنے کا وعدہ ہر بڑے چھوٹے نے اپنے رب کے حضور تحریک پاکستان کے دوران کیا تھا ہم اس کے کہیں قریب بھی نہ پھٹک پائے۔ آخر کیوں؟ ایسے میں زبان زد عام سہل جواب کہ "جب اللہ چاہے گا ہو جائے گا" دراصل اپنی ذمہ داری سے فرار کا ذریعہ ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ اللہ رب العزت کی تائید ونصرت ہمیشہ اس وقت آئی جب قدرت کو یقین ہوا کہ اس کے حضور اٹھنے والے ہاتھ حتی المقدور اپنا سب کچھ نیک عمل کے لئے وقف کر چکے ہیں۔ یوں تو امت مسلمہ کا ہر فرد اپنے تئیں اپنی بساط کے مطابق موجودہ صورت حال کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے حضور جوابدہ ہے لیکن بلاشبہ اس کی بہت بڑی ذمہ داری ان شخصیات پر ہے جو قوم کے رہبر ورہنما کہلواتے ہیں۔ وعظ ونصیحت عام ہے' کوئی اپنی ذاتی مصلحتوں کی قربانی دے کر عملی میدان کی صف اول میں کھڑا نظر تو آئے۔

مغربی میڈیا کی یلغار کا ہدف عالم اسلام ہے۔

ذرائع ابلاغ جنسی آوارگی پھیلانے میں مصروف ہیں۔

میڈیائی یلغار کا مقابلہ جرات ایمانی ہی سے کام کیا جا سکتا ہے! تحریر: مرزا ندیم بیگ

ایک دور وہ تھا کہ جب کسی مخالف قوم یا ملک کو تباہی وہلاکت سے دوچار کرنے کے لئے فوج' کیل کانٹے' تلواریں اور نیزے بھالے استعمال ہوتے تھے۔ لیکن آج کے دور میں نوبت نیزوں' تلواروں سے بڑھ کر بندوقوں' ٹینکوں' توپوں' میزائلوں' جنگی جہازوں اور ایٹم بموں تک آپہنچی ہے اور اسی پر بس نہیں انسانیت کا اپنے ہی ہاتھوں تباہی وبربادی کا سفر ابھی جاری ہے۔

یہود وہنود کے نزدیک کسی بھی قوم کی تباہی کے لئے اب صرف یہی ہتھیار کافی نہیں ہیں بلکہ ان کا مہلک اور خطرناک ترین ہتھیار "ذرائع ابلاغ" ہے۔ آج یہ حقیقت مسلم ہے کہ ذرائع ابلاغ کی یلغار ایٹم بم اور میزائلوں سے زیادہ مہلک وخطرناک اور کاری ہے۔ یہ ذرائع ابلاغ خواہ پرنٹ میڈیا یعنی پریس ہو یا الیکٹرانک میڈیا یعنی ریڈیو اور ٹیلی ویژن وغیرہ۔

کھیل کے پس پردہ اصل بھیانک کردار یہودی ادا کر رہا ہے جسے شاعر مشرق کی نگاہ دور بین نے پہچان کر یوں آشکار کیا کہ۔

یہ عیش فراواں' یہ حکومت' یہ تجارت
دل سینہ بے نور میں محروم تسلی
تاریک ہے افرنگ مشینوں کے دھوئیں سے
یہ وادی ایمن نہیں شایان تجلی
ہے نزع کی حالت میں یہ تہذیب جواں مرگ
شاید ہوں کلیسا کے یہودی متولی

اور آج کون اس حقیقت سے واقف نہیں ہے کہ پوری دنیا کی معیشت اور ذرائع ابلاغ پر یہودی قابض ہیں۔ ہمارے ہاں کے اکثر وبیشتر اخبارات وجرائد' ریڈیو اور ٹیلی ویژن سب مغربی ذرائع ابلاغ کے بالواسطہ یا بلاواسطہ ایجنٹ ہیں۔ اخبارات وجرائد فحش ولچر تصاویروں اور تحریروں کے ذریعے اور ریڈیو اور ٹیلی ویژن فحش وبے ہودہ ڈراموں وموسیقی کے ذریعے پاکستانی

ذرائع ابلاغ کی یلغار ایٹم بم سے زیادہ خطرناک اور کاری ہے۔

ایٹم بم اور میزائل قوموں کی ہلاکت کا باعث تو بنتے ہیں لیکن ذرائع ابلاغ جیسا مہلک ہتھیار جسمانی ہلاکت وتباہی کے ساتھ ساتھ اس قوم کی تہذیبی واخلاقی روایات کے لئے سم قاتل بھی ہے۔ اور اب مستقبل میں کسی قوم کی ہلاکت کے لئے محض ایٹمی جنگ کی ضرورت نہیں بلکہ "میڈیا وار" (Media War) کی بھی ضرورت ہے اور جس کا آغاز ہو چکا ہے اور آج اس میڈیائی جنگ کا سب سے بڑا ہدف عالم اسلام ہے۔ اسی ابلاغی یلغار کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمانان عالم اپنی تہذیبی روایات معاشرت' معیشت اور سیاست سے نابلد ہو کر دجال کے دجل میں گم ہیں۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

اور باعث تشویش امر یہ ہے کہ ایٹمی ہتھیاروں کی طرح اس "میڈیائی ہتھیار" سے بھی استعماری طاقتیں مسلح ہیں اور امت مسلمہ غیر مسلح اور تہی دست ہے۔ آج دنیائے کفر مغربی تہذیب کو جس کی اساسات الحاد' مادیت' بے حیائی' فحاشی وعریانی اور باطل افکار پر مبنی ہے' کو ذرائع ابلاغ کے ذریعے پوری دنیا میں عام کر رہا ہے اس سارے قوم اور بالخصوص نوجوان نسل کی تباہی کا باعث بن رہے ہیں اور یہودی منصوبہ "پروٹوکول" کی تکمیل (یعنی قوموں کا اخلاقی ومعاشرتی دیوالیہ پن اور تباہی) میں یہود کی معاونت کر رہے ہیں۔ آج انہی ذرائع ابلاغ کے سیلاب کے نتیجے میں فحاشی وعریانی ہمارے ہاں Status کے درجے میں شمار ہونے لگی ہے۔ بقول اقبال۔

ہو فکر اگر خام تو آزادی افکار
انسان کو حیوان بنانے کا طریقہ

آج ہمارے ذرائع ابلاغ جس زہر کو تریاق بنانے کی کوشش میں مصروف ہیں اس زہر کی تاثیر کا اندازہ انہیں امریکی صدر کی اہلیہ کے دورہ پاکستان کے موقع پر راولپنڈی کے گرلز کالج کی لڑکیوں کے ساتھ گفتگو سے ہو گا۔ جس میں انہوں نے اعتراف کیا کہ آج ہمارے لئے سب سے بڑا مسئلہ سکول لیول کی بچی کا ناجائز بچے کا ماں بننا ہے اور یہ نتیجہ ہے میڈیائی یلغار کا جس سے آج کفر اسلامی ممالک کو بھی دوچار کرنا چاہتا ہے اس کے لئے ان کے ہتھیار پی ٹی وی' این ٹی ایم سی این این' بی بی سی' سٹار ٹی وی' زی ٹی وی لاتعداد چینلز اور ڈش اینٹینا ہیں اور ہمارے حکمرانوں نے بھی کفر کے ساتھ وفاداری کرتے ہوئے وی سی آر اور ڈش اینٹینا وغیرہ پر سے کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کے خاتمہ کا اعلان کر دیا ہے۔

سنگ وخشت مقید ہیں اور سگ آزاد

اب کفر کی میڈیائی یلغار کے ساتھ عراق' لیبیا' ایران اور پاکستان پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکیاں ہیں جن کی اصل وجہ صرف اور صرف اسلام کے اس آفاقی نظام کے آشکار ہونے کا خوف ہے جسے اقبال نے ابلیس کی مجلس شوریٰ میں یوں بیان فرمایا ہے۔

عصر حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف
ہو نہ جائے آشکارا شرع پیغمبر کہیں

اس صورتحال کے پیش نظر امت مسلمہ کی ذمہ داریاں دوگنی ہو جاتی ہیں کہ اس کفر کی یلغار اور سیلاب کے آگے بند باندھیں اور کفر کی مکروہ چالوں کی ناکامی کے لئے اللہ کی غلامی کو اختیار کریں اور اس غلامی کا حقیقی اظہار کرہ ارضی کے کسی خطے پر اللہ تبارک وتعالیٰ کے نظام کا کامل غلبہ کر کے کریں۔ اس کے لئے وارثان محراب ومنبر اور صاحبان علم وفضل کا فرض ہے کہ وہ اپنے موجودہ طرز عمل پر غور کریں۔

صوفی کی طریقت میں فقط مستی احوال
ملا کی شریعت میں فقط مستی گفتار
شاعر کی نوا مردہ و افسردہ و بے ذوق
افکار میں سرمست! نہ خوابیدہ نہ بیدار

اور

شکایت ہے مجھے یا رب خداوندان مکتب سے
سبق شاہیں بچوں کو دے رہے خاکبازی کا

اور مزید یہ کہ ہم تہذیب حاضر کی جھوٹی چمک اور صناعی سے مرعوب نہ ہوں اور اس کردار کے پیکر بن جائیں۔

پھونک ڈالے یہ زمین و آسمان مستعار
اور خاکستر سے آپ اپنا جہاں پیدا کرے

ہمارا دعویٰ ہے کہ اس میڈیائی یلغار کا مقابلہ ایمان کی قوت اور جرات سے کیا جا سکتا ہے جس کا لازمی نتیجہ غلبہ دین حق ہے اور ان شاء اللہ مستقبل "نیو ورلڈ آرڈر" کا نہیں بلکہ اسلام کے پرچم توحید کی سربلندی کا ہے۔ ضرورت ہمت' عزم اور سرفروشی کی ہے۔

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہوگا نغمہ توحید سے

پہلے خود اللہ کا بندہ بنا جائے۔ پھر لوگوں کو اس کی دعوت دی جائے۔ پھر جو لوگ اکٹھے ہوں ان کو ایک نظم میں پرو کر ان کی تربیت کی جائے اور پھر جب ایک معتد بہ تعداد ان تربیت یافتہ لوگوں کی ہو جائے تو پھر اللہ کے بھروسے پر ان تربیت یافتہ لوگوں کو باطل نظام سے ٹکرا دیا جائے۔

چالیس روزہ قرآنی ورکشاپ

انجمن خدام القرآن رجسٹرڈ فیصل آباد کے زیر انتظام مورخہ 17 ر جون بروز ہفتہ بمقام دفتر انجمن متصل G.P.O صادق مارکیٹ ریلوے روڈ فیصل آباد صبح چھ بجے تا ۱۱ بجے تک چالیس روزہ قرآنی ورکشاپ کا اہتمام کیا گیا ہے۔ جس میں عربی گرائمر' درس قرآن' درس حدیث اور منہج انقلاب نبوی ؐ کا مطالعہ کروایا جائے گا۔ احباب کے علاوہ میٹرک پاس اور کالج کے طلباء اس پروگرام میں شامل ہو سکتے ہیں۔ شرکاء سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔

☆☆☆

کاش ہم اس تحریک جہاد کی روح کو سمجھ پائیں جو حضرت حسینؓ نے برپا کی۔

جہاد لازم ہو جائے تو معزز ترین فرد کو صف اول میں کھڑا ہونا ہو گا

تحریر: جنرل (ریٹائرڈ) محمد حسین انصاری

چونکہ کرہ ارض پر شب وروز کا تناسب اور موسمی تغیر وتبدل کا نظام اپنا ایک پورا چکر ایک سال میں مکمل کرتا ہے لہذا وقت کے پیمائش کی اکائی ہمیشہ سال ہی کی مدت رہی ہے۔ انفرادی عمر کا اظہار ہو یا قومی زندگی کا تذکرہ' ملکی بجٹ کی بات ہو یا کاروبار کی جانچ پڑتال' تعلیمی نصاب ہو یا عسکری تربیت کا پروگرام' مشرق ہو یا مغرب' جدید ہو یا قدیم' غرضیکہ زندگی سے متعلق ہر پہلو' ہر گفتگو' ہر سوچ اور احتساب ہمیشہ سال کی مدت کے طور پر کیا جاتا ہے۔ ہر پروگرام سال کے لئے بنایا جاتا ہے اور کارکردگی کا جائزہ بھی سال ہی کے حوالے سے ہوتا ہے۔

اللہ تعالٰی نے جہاں اپنی مخلوقات کی جسمانی نشوونما کے لئے ایک سال پر محیط جامع اور مکمل نظام وضع فرمایا ہے وہاں انسان کی روحانی تربیت کے لئے سال بھر کی مدت پر محیط عملی پروگرام بھی ترتیب دیا ہے۔ اسلامی کیلنڈر کے ہجری سال پر نظر ڈالئے اور ہر ماہ کی مخصوص عبادات کا مجموعی نقشہ سامنے لاتے ہوئے قدرت کے اس شاندار عملی پروگرام پر غور کیجئے۔ زیر بحث موضوع کی مناسبت سے ہم اس وقت صرف سال کے آخری ماہ اور نئے سال کے اول ماہ کی جانب توجہ مبذول کرانا چاہتے ہیں۔ سال کے آخری ماہ کے دوران مرکزیت کی اہمیت اور اجتماعیت کے عملی مظاہرے (حج) کے علاوہ اللہ تعالٰی کی اطاعت وفرمانبرداری میں فقید المثال قربانی کی تقلید حکماً لازم قرار پائی اور آئندہ سال کے اول ماہ میں جہاد فی سبیل اللہ کا بے مثل عملی نمونہ ظہور پذیر ہوا جس کی یاد قدرت نے لوگوں کے دلوں میں تاقیامت راسخ کر دی ہے۔ ایک واقعہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے خاندان سے متعلق' اور دوسرا واقعہ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان سے متعلق ہے یہ ہے لمحہ فکریہ ملت اسلامیہ کے لئے' وہ ملت' وہ قوم' وہ امت جسے اللہ تعالٰی نے عالمین میں سب سے بہتر ہونے کا اعزاز عطا کیا ہو' جن کے سال کا آغاز قربانی کی درخشندہ مثال سے ہو اور جن کے سال کا اختتام بھی قربانی کے بے مثل نمونے پر ہو' ان کا یہ عالم کہ نہ گھر میں سکون' نہ ملی سطح پر آپس میں مطلوبہ اخوت' اور نہ اغیار میں عزت' یہ ہے وہ مرض جس کا علاج ہمیں تلاش کرنا ہے۔ اس کا علاج بلاشبہ سنت ابراہیمی کی درخشندہ اور بے مثال تقلید یعنی شہادت حسینؓ کی پیروی میں مضمر ہے اگر ہم اس پر عملاً غور کرنے کی فکر کریں۔ مگر افسوس کہ ہم نے اس کی کماحقہ قدر نہ جانی۔ بعض نے اس عظیم الشان قربانی کو محض یزیدوں پر لعنت اور خاندان نبوت کی مظلومیت پر آہ وبکا' رنج وغم' ماتم والم' شیون وبین میں گزار دینا ہی کافی سمجھا اور بعض نے اس سانحہ کی جانب سرد مہری اختیار کرتے ہوئے شدید غفلت اور ایمانی بے حسی کا ارتکاب کیا۔ کاش ہم اس تحریک جہاد کی روح کو سمجھ پائیں جو حضرت حسینؓ نے برپا کی۔ کاش ہم اس کی عظمت کا اندازہ لگا سکیں۔ کاش ہم اس کے ثمرات کو دیکھ پائیں جو روز روشن کی طرح عیاں ہیں۔ آج بھی وہی باطل قوتیں اندرونی وبیرونی طور پر ہمارے مد مقابل ہیں جو حضرت حسینؓ کے درپیش تھیں۔ ساری امت ان کا مقابلہ کرنے کے لئے متحد ہو کر رسم شبیری ادا کرے۔ ایام عاشورہ کو کسی خاص فرقے تک محدود رکھنے کی بجائے امت محمدیہؐ کے تمام طبقات خلافت علیٰ منہاج النبوت کے قیام کے لئے ایک دوسرے سے تعاون کریں اور حضرت حسینؓ کے منشور نظام مصطفیٰ کے نفاذ کے لئے متفقہ جدوجہد کریں۔

شہادت حسینؓ سے ملت اسلامیہ کو اہم ترین سبق یہ ملتا ہے کہ افراد کے کردار کا محاسبہ حکومت کا فریضہ ہے جب کہ اللہ تعالٰی کے فرمودہ اور نبی اکرمؐ کے نافذ کردہ نظام کی حفاظت پوری ملت کی ذمہ داری ہے۔ اس نظام میں خرابی پیدا ہوتی نظر آئے تو ہر مسلمان پر فرض ہے کہ وہ اس خرابی کے خلاف بغاوت پر سینہ سپر ہو جائے۔ یہی وہ فریضہ ہے جس کی ادائیگی میں جناب حسینؓ نے نہ صرف اپنی جان قربان کر دی بلکہ اپنے کنبے کے بچوں تک کو کٹوا دیا۔ امام عالی مقام کا خروج یزید کے شخصی کردار کے خلاف نہ تھا بلکہ نظام خلافت کی بجائے خاندانی بادشاہت کے آغاز کے خلاف تھا۔ یزید کی شخصی بیعت کے لئے جو ہاتھ بڑھے تھے وہ اسلامی دستور کا قلع قمع کرنا چاہتے تھے۔ دوسرا سبق جو شہادت حسینؓ سے ملت اسلامیہ کو ملتا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالٰی نے معاشرے میں سب سے زیادہ مرتبہ جسے عطا کیا ہو اسلامی ریاست کے اصولوں کی پاسداری کی ذمہ داری بھی اسی پر سب سے زیادہ ہے۔ اگر جہاد فی سبیل اللہ لازم ہو جائے تو معزز ترین شخص کو صف اول میں ہونا ہو گا۔ رہبر ورہنماء کی شان نہیں کہ وہ خود امن وسکون میں بیٹھا پیروکاروں کو میدان جہاد میں جھونک دے۔ تیسرا سبق ہمیں یہ ملتا ہے کہ عبودیت (بندگی) کا حق تبھی ادا ہو گا جب اللہ' اس کے رسولؐ اور اللہ کی راہ میں جہاد کی محبت پر اپنی تمام محبتوں کو قربان کر دینے کے لئے انسان عملاً تیار ہو۔ قرآن مجید کی سورہ توبہ' آیت 24 میں ارشاد ہے (ترجمہ) "اے نبیؐ کہہ دو کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے عزیز واقارب اور تمہارے وہ مال جو تم نے کمائے ہیں اور تمہارے وہ کاروبار جن کے ماند پڑ جانے کا تم کو خوف ہے اور تمہارے وہ گھر جو تمہیں پسند ہیں' تم کو اللہ اور اس کے رسولؐ اور اس کی راہ میں جہاد سے عزیز تر ہیں تو انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا فیصلہ تم پہ صادر کر دے' اور اللہ فاسق لوگوں کی رہنمائی نہیں کرتا۔

شہادت حسینؓ **ان صلواتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین** "میری نماز' میرے تمام مراسم عبودیت' میرا جینا اور میرا مرنا سب کچھ اللہ رب العالمین کے لئے ہے" کا واضح' مکمل' اکمل اور افضل نمونہ ہے۔ اللہ تعالٰی ہمیں اس کی پیروی کی توفیق عطا فرمائے۔

نوائے وقت کے شکریہ کے ساتھ

☆☆☆

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمادیں گے کیا؟

امیر محترم کا ماہ مئی میں دورہ کراچی

بیعت پر مبنی تنظیم کی اساس نے رفقائے تنظیم کے قلوب میں امیر محترم سے قلبی لگاؤ کو اتنا مستحکم کر دیا ہے کہ اگر ان کی آمد میں کبھی غیر معمولی وقفہ ہو جائے تو رفقاء میں بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ ماضی قریب میں امیر محترم پر حکومت سندھ کی جانب سے داخلہ پر پابندی اور چند دیگر وجوہ کی بناء پر یہ وقفہ طویل ہو گیا تھا۔ اللہ تعالٰی کا شکر ہے کہ وہ نائب امیر ڈاکٹر عبدالخالق صاحب کے ہمراہ 25 مئی کو علی الصبح کراچی تشریف لے آئے۔

قرآن اکیڈمی میں رفقاء واحباب سے انفرادی ملاقاتوں کا انتظام تھا۔ یہ ملاقاتیں نماز ظہر تک جاری رہیں۔ بعد نماز مغرب قرآن اکیڈمی کراچی میں نماز عشاء کے بعد تک رفقاء تنظیم کے سوالوں کے جوابات دیتے رہے۔ گفتگو کا مرکزی موضوع شیعہ سنی مفاہمت پر امیر محترم کی 17 مارچ کی تقریر تھا۔ ماضی میں اہل تشیع کے بارے میں موقف کے پیش نظر امیر محترم کی حالیہ رائے میں رفقاء کو کچھ تضاد محسوس ہوا' جس کا انہوں نے برملا اظہار کیا۔ امیر محترم نے فرمایا کہ بظاہر تضاد تو محسوس ہوتا ہے لیکن جس سیاق وسباق میں شیعہ سنی مفاہمت کے بارے میں انکی رائے بنی ہے اسے پیش نظر رکھا جائے تو تضاد باقی نہیں رہتا۔ جو بات کہی گئی ہے وہ یہ ہے کہ ہمارے خطہ میں امریکہ "نیو ورلڈ آرڈر" کا تسلط چاہتا ہے جس کا توڑ وطن عزیز میں اسلام کے نظام عدل اجتماعی کا قیام ہے اور اس منزل کو حاصل کرنا شیعہ سنی مفاہمت کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ رکاوٹ صرف اس طرح دور ہو سکتی ہے جب یہ فیصلہ ہو جائے کہ ملک کا پبلک لاء اس فقہ کی بنیاد پر ہو گا جس کے ماننے والے یہاں اکثریت میں ہیں۔ ایران میں پبلک لاء فقہ جعفریہ کی بنیاد پر قائم ہے اور دوسری فقہوں پر عمل کرنے والے اپنی فقہ کے پرسنل لاء پر عمل کرتے ہیں۔ اگر یہی صورتحال یہاں کے اہل تشیع کو قابل قبول ہو تو اسلامی انقلاب کے لئے راہ ہموار ہو سکتی ہے۔

جمعتہ المبارک 26 مئی کو امیر محترم نے حلقہ خواتین کی رفیقات سے تنظیمی امور کے بارے میں خطاب فرمایا اور سوالوں کے جوابات دیئے۔ بعد ازاں "قانون توہین رسالت اور بین الاقوامی سازش" کے موضوع پر خطاب کے دوران پاکستان کے عیسائیوں کو اس یہودی سازش کے بارے میں آگاہ کیا جس کے ذریعے وہ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے انہیں اپنا آلہ کار بنانا چاہتے ہیں۔ لہذا وہ توہین رسالت کے عنوان سے پاکستانی عیسائیوں میں بے چینی پیدا کرنا چاہتے ہیں درآنحالیکہ اپنے عقائد کے لحاظ سے وہ یہودیوں کی بہ نسبت مسلمانوں سے زیادہ قربت رکھتے ہیں۔ انہوں نے عیسائیوں کو اس حقیقت سے آگاہ کیا کہ کس طرح پاکستانی یہودی یعنی قادیانی یہودیوں کی سازشوں کی تکمیل کے لئے ان کے معاون بنے ہوئے ہیں۔ بعد نماز مغرب امیر محترم نے انجمن خدام القرآن سندھ کی ماہانہ مجلس عاملہ کی بحیثیت نگراں صدارت کی۔

امیر قافلہ' تنظیم اسلامی حلقہ سندھ وبلوچستان کے تنظیمی مسائل سے براہ راست آگاہی اور نمٹنے کے لئے عہدیدار حضرات سے تجاویز لینا چاہتے تھے۔ اس مقصد کے لئے ایک اجتماع منعقد کیا گیا۔ اس مشاورتی اجلاس کی کیفیت کا اندازہ انیس کے اس شعر سے لگایا جا سکتا ہے کہ۔

انیس جمع ہیں احباب دل کہہ لے
یہ التفات دل دوستاں رہے نہ رہے

جملہ امور کے نشیب وفراز پر کھلے دل کے ساتھ غور وخوض ہوا۔ بعد ازاں یہ طے پایا کہ امیر محترم آئندہ ماہ ایک ہفتہ کے لئے کراچی تشریف لا کر تمام مقامی تنظیموں کے رفقاء سے تبادلہ خیال کریں گے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے رفقاء واحباب سے انفرادی ملاقاتیں کیں۔ یہ سلسلہ نماز ظہر تک جاری رہا۔ اسی شام آپ نے حکیم محمد سعید صاحب سے ملاقات کی جس میں قومی امور پر تبادلہ خیال کیا گیا

فیروز والا کے گاؤں "شاکے" میں تنظیم اسلامی لاہور غربی کی دعوتی سرگرمیاں

شاکے ایک چھوٹا سا گاؤں ہے جو فیروز والا سے گوجرانوالہ کی طرف تقریباً سات کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اس کے بعد جی ٹی روڈ سے تقریباً پانچ کلومیٹر مغرب کی طرف جانا پڑتا ہے۔ سٹاپ سے شاکے گاؤں کی طرف تانگے' موٹر رکشے اور پک اپ وغیرہ چلتے ہیں۔ حال ہی میں تقریباً آدھے راستے تک پکی سڑک بنا دی گئی ہے۔ لیکن اس سے پہلے یہ سڑک اینٹوں کی تھی۔

شاکے سٹاپ سے راقم الحروف بھی اس چار کے قافلے میں پانچویں کا اضافہ کرتے ہوئے شامل ہو گیا۔ جی ٹی روڈ سے شاکے گاؤں جاتے ہوئے اپنے آپ کو .... ادنیٰ درجے میں سہی .....ان مومنوں میں شامل سمجھتے ہوئے ایک عجیب طرح کی خوشی محسوس ہوئی اور اس اللہ کا شکر ادا کیا کہ جن کی صفت قرآن **"السائحون"** کے الفاظ میں کرتا ہے۔

تقریباً سوا آٹھ بجے پانچ رفقاء پر مشتمل یہ قافلہ شاکے پہنچا۔ ڈاکٹر عابد صاحب بھی اپنی موٹر سائیکل پر وہاں پہلے سے پہنچ چکے تھے۔ گاڑی کھڑی کر کے رفقاء نے گاؤں کی واحد مسجد کا رخ کیا۔ مسجد پہنچنے پر سب سے پہلے دو دو نفل ادا کئے گئے۔ اس کے بعد باقاعدہ پروگرام کا آغاز تلاوت سے کیا گیا۔ راقم الحروف نے تلاوت کی۔ اسی اثنا میں تقریباً 9 بجے افتخار صاحب بھی مسجد میں پہنچ گئے۔ یہ ایک تربیتی پروگرام تھا۔ جس میں سب ساتھیوں کو دس سے پندرہ منٹ تک قرآن وحدیث کے حوالے سے گفتگو کرنا تھی۔ یہ پروگرام تقریباً ساڑھے دس بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد گیارہ بجے تک کے لئے وقفہ کر دیا گیا۔ گیارہ بجے کے بعد کے لئے یہ طے تھا کہ مقامی لوگوں سے ملاقات کر کے انہیں خصوصی طور پر جمعہ کے لئے دعوت دی جائے گی جس میں نعیم اختر عدنان صاحب کو خطاب کرنا تھا۔

ایک بجے نعیم اختر عدنان صاحب نے جمعہ کا خطاب شروع فرمایا۔ خطاب کے شروع میں جمعہ کی اہمیت وفضیلت کے بارے میں گفتگو فرمائی۔ پھر امت مسلمہ کے زوال کے اسباب پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ اس زوال سے نکلنے اور عروج حاصل کرنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ یہ خطاب تقریباً سوا گھنٹہ جاری رہا۔ لوگوں نے ہمہ تن گوش ہو کر خطاب سنا۔ تقریباً ڈھائی سو افراد نے جمعہ کے خطاب میں شرکت کی۔ جمعہ کے بعد کھانا تناول کیا گیا۔ جس کا اہتمام ایک مقامی دوست نے فرمایا تھا۔

نماز عصر تک وقفہ جاری رہا۔ جس میں رفقاء نے آرام فرمایا۔ عصر کے بعد درس وتقریر کا پروگرام تھا جس کی دعوت احباب کو جمعہ کے بعد دی گئی تھی۔ چنانچہ بعد نماز عصر راقم الحروف نے تقریباً بیس منٹ سورۃ الانفطار کے حوالے سے گفتگو کی اور اس بات پر زور دیا کہ نجات کے لئے صرف کلمہ پڑھ لینا کافی نہیں ہے بلکہ اس کے ساتھ اس کلمے کے تقاضے پورے کرنا ضروری ہیں۔ اس کے بعد نعیم اختر عدنان صاحب نے موجودہ نظام کی خرابیاں واضح کیں۔ اور لوگوں کو نظام خلافت کی برکات سے روشناس کروایا اور بتایا کہ اس نظام میں تمام لوگوں کی بنیادی ضروریات کی کفالت کی ذمہ داری حکومت کی ہوتی ہے اور لوگوں کے معیار زندگی (Status) میں اس قدر فرق نہیں ہونے پاتا کہ ایک شخص کے پاس تو چالیس چالیس لاکھ روپے کی گاڑی موجود ہو۔ جب کہ دوسری طرف لوگوں کے پاس تھوڑی دور جانے کے لئے سائیکل بھی نہ ہو۔ انہوں نے بتایا کہ یہ نظام خلافت صرف نبویؐ طریقے کے ذریعے ہی قائم کیا جا سکتا ہے۔

مرتب: علاؤالدین

درحقیقت اس دنیا میں مسلمان بار بار اپنے آپ کو ایک دوراہے پر کھڑا پاتا ہے۔ جس میں اسے کسی ایک راہ کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ ایک راہ پر نفس کی ترغیبات ہوتی ہیں جب کہ دوسری راہ پر دینی تقاضے ہوتے ہیں اور اگر انسان کسی جماعت کے ساتھ منسلک بھی ہے تو پھر اس جماعت کے نظم کے بھی کچھ تقاضے ہوتے ہیں جن کو پورا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اب یا تو وہ اپنے نفس کی ترغیبات کو ترجیح دے یا پھر دینی وجماعتی تقاضوں کو۔ اب ہوتا یہ ہے کہ اگر مومن دینی تقاضوں کو اہمیت دیتا ہے اور اس راہ کو ترجیح دیتا ہے تو اس کے ایمان میں مزید اضافہ ہوتا ہے اور اگلے ایمانی' دینی وجماعتی تقاضے پورے کرنے کے لئے اس میں آمادگی پیدا ہوتی ہے اور یہ کام اس کے لئے آسان ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر کسی بھی وجہ سے وہ نفس کی ترغیبات کی راہ پر چل پڑتا ہے تو پھر ایمان میں کمی پیدا ہوتی ہے اور یہ رویہ اگر مسلسل برقرار رہے تو پھر قساوت قلبی پیدا ہوتی ہے جو آخر کار نفاق کی بیماری پر منتج ہوتی ہے۔

پھر اسی طرح سے اللہ تعالٰی بندوں کی آزمائش کرتا ہے اور دیکھتا ہے کہ بندہ غیب میں رہتے ہوئے جنت کے "محض وعدے" پر کس طرح اپنی دنیوی خواہشوں کو قربان کرتا ہے۔ اور کس طرح اپنے نفس کی ترغیبات کو محض آخرت کے لئے پس پشت ڈال دیتا ہے۔ اور قرآن یہ بھی تو کہتا ہے کہ

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون ولقد فتنا الذین من قبلھم فلیعلمن اللہ الذین صدقوا ولیعلمن الکذبین

کہ "کیا لوگوں نے یہ گمان کر لیا ہے کہ محض اتنا کہنے سے چھوٹ جائیں گے کہ وہ ایمان لائے اور انہیں آزمایا نہ جائے گا۔ تحقیق ہم نے ان سے پہلے لوگوں کو بھی آزمایا تاکہ اللہ جان لے کہ کون (اپنے وعدہ ایمانی میں) سچے ہیں اور کون جھوٹے ہیں (یعنی جھوٹ منٹ کا ایمان کا دعویٰ کرتے ہیں)

پتہ:

تحریک خلافت پاکستان کا نقیب
ہفت روزہ
ندائے خلافت لاہور

مدیر: اقتدار احمد
نائب مدیر: نعیم اختر عدنان
ترتیب و تزئین: شیخ رحیم الدین
رابطہ آفس: A-67 گڑھی شاہو لاہور
فون: 6305110 - 6316638

رجسٹرڈ ایل نمبر ---- 9184
شمارہ ———— 25
جلد ———— 4
مقام اشاعت : K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
مطبع مکتبہ جدید پریس لاہور

پاکستان ٹیلی ویژن لاہور مرکز کے سامنے تنظیم اسلامی کے رفقاء اور دیگر احباب کے پرامن مظاہرے کا ایک منظر ۔ ——— تنظیم اسلامی کے رفقاء اپنے نظم بالا کی ہر پکار پر لبیک کہنے کے خوگر ہو چکے ہیں

حلقہ لاہور ڈویژن کا "جان دار" مظاہرہ

حکمران اسلام کی مخالفت چھوڑ دیں ورنہ انہیں قبر کے لئے جگہ بھی نہیں ملے گی۔ نعیم اختر عدنان

ٹی وی پر فحاشی نہ رکی تو اپنے ہاتھوں سے روک کر دکھائیں گے۔ رحمت اللہ بٹر

پریس کلب لاہور سے پاکستان ٹی وی لاہور مرکز تک

بے حیائی پھیلا کر قومی غیرت کا خاتمہ یہودیوں کی سازش ہے۔ محمد اشرف وصی

مظاہرے کی وہ رپورٹنگ جو نوائے وقت کے نمائندے نے کی

لاہور۔ حکمران ٹیلی ویژن کو بھانڈوں اور میراثیوں کا اڈہ نہ بنائیں۔ ٹی وی پر ناچنے اور گانے والی عورتیں طوائفوں سے کم نہیں۔ ملک میں بے حیائی پھیلا کر غیرت ختم کرنا یہودیوں کی سازش ہے۔ آج زبان سے ٹی وی حکام کو احساس دلانے آئے ہیں اگر معاملات صحیح نہ ہوئے تو نہ صرف گھیراؤ کریں گے بلکہ اپنے ہاتھوں سے روک کر بھی دکھائیں گے۔ ان خیالات کا اظہار تنظیم اسلامی پاکستان کے عہدیداروں اشرف وصی، رحمت اللہ بٹر اور نعیم اختر عدنان نے ٹیلی ویژن سٹیشن کے باہر ایک مظاہرے سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ تنظیم اسلامی لاہور کے زیر اہتمام ٹی وی پر بہبود آبادی کے نئے اشتہار کے خلاف ہونے والا یہ مظاہرہ پریس کلب سے شروع ہو کر واپس پریس کلب پر ہی ختم ہوا۔ مظاہرے میں تنظیم اسلامی کے کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اشرف وصی نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ٹی وی پر بہبود آبادی کے جو اشتہارات پیش کئے جا رہے ہیں مسلم معاشرے میں اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ رحمت اللہ بٹر نے کہا کہ اپنے کلچر کو اپنا کر اور دین پر قائم رہ کر ہی فلاح اور کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ نعیم اختر عدنان نے کہا کہ شاہ ایران کو اپنی سرزمین پر دفن ہونے کے لئے دو گز زمین بھی نہیں ملی تھی۔ اگر ہمارے حکمرانوں نے اسلام کی مخالفت نہ چھوڑی تو انہیں بھی وطن عزیز میں قبر کے لئے جگہ نہیں ملے گی۔

ٹیلی ویژن فحاشی کا مبلغ نہ بنے

آج اہل یورپ و امریکہ کائنات کے حقائق کو جاننے کے لئے سرتوڑ کوششیں کر رہے ہیں اور وہ اس میں کسی قدر کامیاب بھی ہو رہے ہیں۔ لہٰذا انسان چاند پر قدم رکھ کر آگے کی سوچ رہا ہے۔ سفر میں تیز رفتاری کے معاملے میں ملکہ سبا کے تخت سے مسابقت جاری ہے۔ زندگی کی ہر نوع کی آسائش اور آسودگی بٹن دبانے سے حاصل ہوتی جا رہی ہے۔ ایسی صورت میں یہ دنیا نظیر جنت ہونی چاہئے تھی لیکن دنیا حقیقتاً کیسی بنی کیا آپ کو بہتر معلوم ہے۔ تیسری یا چوتھی دنیا کی بات چھوڑیئے جو غربت اور جہالت میں پس رہی ہے کائنات کو تسخیر کرنے کا دعویٰ کرنے والے امریکہ میں خودکشی کی شرح دنیا میں سب سے زیادہ ہے۔ ذہنی اور اعصابی سکون کی ادویات کا استعمال بھی بے تحاشا ہے۔ شادی بیاہ اور طلاق بچوں کا کھیل بن چکا ہے۔ خدارا لمحہ بھر توقف کر کے سوچئے ایسی پر آسائش اور آسودہ دنیا میں ایسی اذیت ناک زندگی آخر کیوں؟ یقیناً آپ بھی اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ اس کی صرف اور صرف دو وجوہات ہیں۔ (1) عریانی، بے حیائی، فحاشی اور جنسی بے راہروی (2) سودی معیشت

برادران اسلام یورپ کا دانشور یہ اندازہ کر چکا ہے کہ مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر ان کا معاشرہ آج نہیں تو کل تباہی کے گڑھے میں جا گرے گا۔ وہ موقع بہ موقع اپنی قوم کو اس متوقع تباہی سے آگاہ بھی کرتا رہتا ہے۔ بالخصوص عریانی فحاشی اور اس کے نتیجے میں جنسی بے راہروی سے یورپ میں خاندان کا ادارہ ٹوٹ پھوٹ چکا ہے۔ جنسی آوارگی کا یہ عالم ہے کہ خونی رشتوں کا تقدس بھی ختم ہو چکا ہے۔ ایسی ایسی حیاء سوز خبریں اخبارات میں شائع ہو رہی ہیں کہ انسان ہونے کے ناطے سر شرم سے جھک جاتا ہے۔ مائیں بیٹوں کی اور بہنیں بھائیوں کی اولاد کو جنم دے رہی ہیں۔ یورپ کے دانشوروں نے اپنی قوم کے اس مرض کو ناقابل علاج سمجھا تو اس کا حل یہ نکالا کہ اس ہولناک اور تباہ کن مرض کو دشمن اقوام میں بھی پھیلا دو۔

برادران اسلام یہ بات اب ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ امریکہ امت مسلمہ کو U.S.S.R کے ختم ہونے کے بعد اپنا اولین دشمن جانتا ہے اور امت مسلمہ میں پاکستان واحد ایٹمی قوت ہے۔ لہٰذا نیو ورلڈ آرڈر کا ایک لازمی جزیہ ہے کہ تمام مسلمان ممالک خصوصاً پاکستان میں بے حیائی اور فحاشی کو عام کیا جائے۔ الیکٹرک میڈیا کیونکہ دور حاضر میں عوام کے اذہان کو سب سے زیادہ متاثر کر رہا ہے لہٰذا بھاری سرمایہ اور اپنے ایجنٹوں کے ذریعے اسے فحاشی پھیلانے کا مرکز بنانا چاہتا ہے۔

C.N.N، S.T.N اور P.T.V پر پاکستان کے مسلمانوں کو بتایا جا رہا ہے کہ بچے کی پیدائش ہی ایک مرد اور عورت کا سب سے بڑا جرم ہے۔ بچے کی مصیبت سے بچنے کے لئے مختلف طریقے سکھائے اور سمجھائے جا رہے ہیں۔ مصدقہ اخباری اطلاعات کے مطابق امریکہ پاکستان کو بھاری سرمایہ اس شرط پر دے رہا ہے کہ اس سے سکولوں اور کالجوں میں باقاعدہ جنسی تعلیم دی جائے گی۔ ضبط تولید کے ذرائع کو مفت اور انتہائی کم قیمت پر مہیا کیا جائے گا تاکہ بے حیائی اور بدکاری کے راستے کی تمام رکاوٹوں کو دور کیا جا سکے۔ لہٰذا خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز کو زناکاری کے تربیتی اداروں میں تبدیل کیا جا رہا ہے۔

برادران اسلام U.S.S.R کے پاس بلا مبالغہ سینکڑوں نہیں ہزاروں ایٹم بم تھے لیکن عیار مغرب نے وہاں روٹی کا ایسا بحران پیدا کیا کہ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم دھرے کے دھرے رہ گئے۔ اگر ٹیلی ویژن اور دوسرے الیکٹرک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعے اہل مغرب جنسی جذبات کو مشتعل کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پاکستان بھی صفحہ ہستی سے مٹ جائے گا۔ اس لئے کہ فاقہ مست تو شاید لڑ سکے بے غیرت نہیں لڑ سکتا کیونکہ حیا جزو ایمان ہے۔

بقول علامہ اقبال ؒ

وہ فاقہ کش جو موت سے ڈرتا نہیں ذرا
روح محمدؐ اس کے بدن سے نکال دو

برادران اسلام اس سے پہلے کہ خاکم بدہن، خاکم بدہن وہ وقت آجائے کہ دشمن ٹیلی ویژن کو آلہ کار بنا کر نوجوان نسل کے جنسی جذبات کو اس قدر مشتعل کر دے کہ وہ جائز اور ناجائز کے فرق کو مٹانے کے ساتھ ساتھ خونی رشتوں کی حرمت کو بھی پامال کرنے لگے آیئے ہم اپنے اس دشمن جسے اب ہم پہچان ہی چکے ہیں کے خلاف جہاد کریں۔ ہر بڑے شہر میں ٹیلی ویژن کے ایسے پروگراموں کے خلاف اپنے جذبات کا اظہار کریں۔ ٹیلی ویژن کے بزرجمہروں کو لاکھوں کی تعداد میں خط لکھیں کہ ہمیں حیا سوز پروگرام قبول نہیں۔ تاجر اور صنعت کار حکومت کو خبردار کر دیں کہ اگر حیا سوز پروگرام اور خاندانی منصوبہ بندی کی اشتہاری مہم بند نہ کی گئی تو وہ ٹیلی ویژن کو اپنی مصنوعات کے اشتہار نہیں دیں گے۔

برادران اسلام اگر ہم نے اپنی مجرمانہ خاموشی نہ توڑی تو وہی بھیانک مناظر یہاں بھی نظر آئیں گے جو آج یورپ میں عام ہیں۔ جس سے ہماری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہو جائیں گی۔ اس لئے باغیرت مسلمان کا یہ دینی فریضہ ہے کہ وہ فحاشی اور بے حیائی کی اس منظم مہم کے خلاف ڈٹ جائے ورنہ دشمن اپنی ناپاک سازش سے ہمارے خاندان کے مضبوط اور پاکیزہ ادارے کو تہس نہس کرنے میں کامیاب ہو جائے گا۔

منجانب: تنظیم اسلامی حلقہ لاہور

☆☆☆

چمن کے مالی اگر بنا لیں موافق اپنا شعار اب بھی
چمن میں آسکتی ہے پلٹ کے چمن سے روٹھی بہار اب بھی

ناظم تربیت مولانا رحمت اللہ بٹر، نعیم اختر عدنان اور ناظم حلقہ لاہور ڈویژن محمد اشرف وصی لاہور ٹی وی سٹیشن کے سامنے مظاہرین کی موجودگی میں ملک کے حکمرانوں اور ٹی وی کے ذمہ داروں کو کافرانہ تہذیب کے ابلاغ اور فروغ کے خلاف تنبیہہ کرتے ہوئے۔